کہ انہوں نے صبیغ کو جب اس نے دو آیتوں میں تعارض دکھایا تو دُرّوں کی سزا دی
اس کا مقاطعہ کیا۔ اور لوگوں کو بھی تلقین کی کہ اس کا سوشل بائیکاٹ کریں۔ اس
طرح گویا انہوں نے بے کار بحث و تمحیص سے عامۃ الناس کو ہمیشہ کے لئے بچانا چاہا۔

ثانوی درجے میں 'علم' ان تمام مباحث اور مضامین کو محیط ہے جو آجکل
علوم جدیدہ کے نام سے موسوم ہیں۔ ان میں طبیعات بھی شامل ہے، اور ریاضی بھی
کیمسٹری اور دوسرے تمام طبیعی علوم بھی۔ علاوہ ازیں طبیعی علوم کے علاوہ سوشل
سائنسز اور بالخصوص نفسیات بھی اس زمرے میں آتے ہیں۔ علم نفسیات موجودہ دور
میں خصوصی اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ اور جدید تجربی منہاج نہ صرف انسان کی داخلی
ذہنی کیفیات کو سمجھنے کے لئے استعمال کی گئیں، بلکہ ان کا استعمال لاشعور اور مذہبی
و روحانی واردات کے مطالعے میں بھی کیا گیا۔ متعدد واقعات اس طرح کے ہمارے
سامنے آتے ہیں کہ بڑے بڑے سائنسدان اور ماہرین فلکیات وغیرہ اپنی ذہنی کاوشوں
کے آغاز میں تشکیک اور مذہب لاادریت کا شکار تھے۔ لیکن جوں جوں انہوں
نے اپنے اپنے میدانوں میں تبحرّ علمی حاصل کیا۔ وہ ایک قادر مطلق ہستی اور خالقِ
کائنات کے معترف ہوتے چلے گئے۔

'حکمت قرآن' کے اجراء میں ہمارا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عام مروجہ روش سے
ہٹ کر اس پرچے میں ایسے علمی مضامین کو شائع کیا جائے کہ جو ایک طرف گہری
بصیرت اور ذہنی کاوش کے اعلیٰ نمونے ہوں، اور جدید علمی و تحقیقی محاسن سے آراستہ
ہوں۔ تو دوسری طرف ان کا بنیادی مقصد یہ ہو کہ وہ عمل پر ابھاریں، اور یہ
ذہنی و قلبی کیفیات ان کے زیر اثر مترتب ہوں۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے۔

"علم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک علم وہ ہے جو صرف زبان تک محدود ہے۔ یہ
تو خلق اللہ پر بمنزلہ دلیل و حجت ہوا۔ دوسرا دل سے لگاؤ رکھتا ہے۔ یہی علم نافع
ہے۔"

زیر نظر شمارہ اکثر و بیشتر اُن مقالات پر مشتمل ہے جو مرکزی انجمن خدام القرآن
کے زیر اہتمام منعقدہ محاضرات قرآنی (Quranic Seminars) کے موقع